رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

سرپرستان معاونین عام طلباء شائقین ہی

عظم / صہ - صہ - صہ / ۲ عہ

انڈیا سے باہر چھ روپے ادا نے (پیر)

پیغام صلح

بدر

ایڈیٹر ظہیر قاسم علی احمدی

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸،

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۴۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں!

(۱) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲۳ فروری کی شب کو ۱۰ بجے کی گاڑی سے معہ خدام جو حضور کے ہمرکاب تھے مع الخیر سندھ سے واپس رونق افروز قادیان ہوئے۔ مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مقامی امیر معہ دیگر چند اصحاب کے استقبال کے لئے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ باقی تمام احباب باوجودیکہ مطلع ابر آلود تھا اور سرد ہوا تاریک شب تھی کثیر تعداد میں اسٹیشن سے باہر صف بستہ کھڑے تھے جن کی قطار مسجد مبارک کے چوک تک چلی گئی تھی۔ مگر روشنی کا معقول انتظام حضرت امیر خان صاحب سلمہ اللہ نے کرا رکھا تھا۔ گاڑی کے پہنچنے پر نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت امیر المؤمنین زندہ باد کے نعروں نے ایک سماں باندھ دیا تھا۔ کمرہ گاڑی میں داخل ہو کر حضرت امیر نے مصافحہ کیا۔ حضور گاڑی سے اترے تو پلیٹ فارم کے حاضرین سے مصافحہ فرمایا اور موٹر پر سوار ہو کر درِ دولت کی طرف روانہ ہو گئے راستہ میں صف بستہ خدام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض کرتے تھے۔ اور حضور جواب دیتے جاتے تھے۔ الحمد للہ حضور کی صحت قابل حمد ہے۔

(۲) ۲۴ فروری کو ۱۲ بجے دوپہر کی ٹرین سے مکرمی مولانا ابو العطاء اللہ صاحب جالندھری مبلغ فلسطین ساڑھے چار سال کے بعد بخیریت تمام واپس دارالامان ہوئے۔ اپنے معزز مبلغ کے لئے سٹیشن پر تین ہزار کے قریب احباب استقبال کے لئے حاضر تھے۔ نیشنل لیگ کور کے والنٹیر جناب مرزا گل محمد صاحب سالار جیش کی زیر کمان باوردی اسٹیشن سے باہر دور تک ایستادہ تھے اور اس قدر معقول انتظام تھا کہ کسی فرد کو انہوں نے مولوی ابو العطا صاحب سلمہ اللہ تک اسٹیشن کے اندر جانے نہیں دیا۔ سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ بذات خاص اپنے کامیاب مبلغ کی عزت افزائی کے لئے تشریف فرما تھے۔ مولوی صاحب ممدوح کو گاڑی سے اترتے ہی حضور نے معانقہ و مصافحہ سے سرفراز فرما کر اپنے دست مبارک سے پھولوں کا ہار گلے میں پہنایا۔ حضور کے بعد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اور دیگر احباب نے بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ پھر ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے ساتھ لے کر اپنے فائز المرام مبلغ سے کثیر احباب کا بیرون سٹیشن مصافحہ کرایا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ موٹر میں بیٹھ کر دارالامان کی طرف روانہ ہو گئے۔ مولوی صاحب موصوف کی قسمت خدا کے فضل سے بہت اچھی ہے۔ الحمد للہ

(۳) ۲۵ فروری کو ½ ۹ بجے صبح کے اساتذہ ہائی سکول نے مولوی ابو العطاء صاحب کی واپسی اور حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب کی تقریب روانگی انگلستان پر بشمول دیگر بہت سے احباب کے ہائی سکول کے ہال میں ٹی پارٹی دی۔ جس میں انگریزی میں ایڈریس پیش کیا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے جواب انگریزی میں دیا۔ بعد ازاں عربی میں مبلغ فلسطین نے جواب میں تقریر کی۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے ایک زبردست تقریر فرمائی جس میں نوجوانوں کو مغربیت کے اثر سے بچنے اور اسلامی شان اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ ص

ص اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (۴) ۲۵ فروری دوپہر کو دعوت طعام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے آنے اور جانے والے ہر دو اصحاب کے اعزاز میں دی جس میں بعض دیگر خدام

(۵) ۲۶ فروری ۳۶ء کو بروز بدھ دو بجے بعد دوپہر کی ٹرین سے حضرت مولانا شیر علی صاحب ترجمۃ القرآن انگریزی کے سلسلہ میں عازم لنڈن ہوئے۔ سٹیشن پر سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲۰ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء نمبر ۴۲

فاروق کی اپیل پر احباب کی توجہ

الحمد للہ کہ فاروق کی پے در پے یاد دہانی پر ستر فیصدی احباب نے توجہ فرمائی۔ اور اپیل کا جواب دیا۔ گو یہ رفتار حوصلہ افزا تو نہیں مگر دل شکن بھی نہیں۔ اس لئے ان شکرتم لازیدنکم کے مطابق میں خدا کا اور ان احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے میری آواز کو سنا۔ اور باصواب جواب عطا فرمایا۔ امید ہے۔ کہ باقی اصحاب بھی خصوصاً فاروق کے پرانے احباب جلد فاروق کی اپیل کی سماعت فرما کر منظوری سے مشکوری کا موقع بخشیں گے۔ اس وقت تک جن دوستوں نے فاروق کی امداد میں حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں برکت اور فراوانی عطا فرما کر اس سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطاء فرمائے۔ اور ان کو اس کا اجر دنیٰ گنج بخشے۔ آمین۔

پرانے احباب

فاروق کے سابقہ خریداران میں سے سب سے پہلی آواز جس دوست کی طرف سے آئی (۱) وہ مکرمی خان محمد اکبر خان صاحب ایچ۔ وی سی کی تھی۔ جنہوں نے تجویز پنجم کے ماتحت چھ روپیہ سالانہ عطا کرنا منظور فرمایا۔ نیز ایک اخبار انجمن کے نام اور دو دیگر احباب کے نام جاری کرانے کا وعدہ فرمایا۔ امید ہے کہ مکرم خانصاحب جلد اس وعدہ کا ایفاء فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اہل و عیال جان و مال میں ترقی بخشے آمین۔

ان کے بعد حسب ذیل احباب نے سابقہ چندہ سے زائد دینا منظور کیا۔

(۲) مکرمی صوفی محمد رفیع صاحب انسپکٹر پولیس (۳) مکرم ماسٹر علی محمد صاحب مسلم مدرس (۴) مکرمی حکیم عبدالخالق صاحب۔ (۵) مکرمی ڈاکٹر مہر علی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن (۶) مکرمی منشی محمد رمضان صاحب میل اوورسیر (۷) مکرمی سیٹھ محمد غوث صاحب دکن (۸) مکرمی خان صاحب فقیر محمد خان صاحب اکس ہی این آنہار (۹) مکرمی ملک عبدالرحمن صاحب قصور۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

توسیع اشاعت فاروق

فاروق کے لئے جدید خریدار دینے والے سابقہ احباب میں سے اس وقت تک صرف چار دوست ہیں۔

(۱۰) میاں عبدالحق صاحب مجاہد امرت سری ایک خریدار (۱۱) سید عنایت حسن شاہ صاحب مدرس ۲ خریدار (۱۲) شیخ محمد یامین صاحب تاجر کتب ۲ خریدار۔ (۱۳) میر غلام محمد صاحب حرکارہ ایک خریدار اور ایک روپیہ امداد۔

ان کے علاوہ اور کسی سابقہ خریدار نے اس وقت تک پرواہ نہیں کی۔ اور نہ جواب دیا۔ مگر میں مایوس نہیں ہوں۔ میرا پختہ خیال ہے۔ کہ باقی احباب بھی ضرور اپنی توجہ فاروق کی اپیل کی طرف مبذول فرمائیں گے۔ خدا ان کو توفیق دے۔ اور ایکہزار خریدار اس سال میں پورا کر دیں گے۔

خریداری کتب رعایتی

سابقہ خریداران میں سے صرف تین دوستوں نے فاروق بک ایجنسی کی رعایتی کتابوں میں سے کچھ کتابیں خرید فرمائیں۔

(۱۴) مکرمی جناب حاجی عبداللہ شاہ صاحب سندھ (۱۵) مکرمی میاں محمد دین صاحب آف رانچی (۱۶) مکرمی بابو عبدالغنی صاحب سٹیشن ماسٹر ریلوے۔ اور کسی نے اس تحریک پر لبیک نہیں کہا۔ جو افسوسناک شکوہ ہے۔ غرض سابقہ خریداران فاروق میں سے بجز ان سولہ احباب کرام کے باقی سب تا ایندم ہر طرح کے جواب سے خاموش ہیں۔ اور فاروق کی کسی تجویز کے متعلق بھی عملی قدم نہیں اٹھاتے۔ اللہ رحم کرے۔ آمین۔

نئے خریدار

فاروق کا اپیل ۲۵۰ ایسے دوستوں کی خدمت میں بھی بھیجا گیا تھا۔ جو پہلے کبھی فاروق کے خریدار رہے۔ اور ایسے بھی جو اب تک خریدار نہیں ہوئے۔ اور ان کو ایک کارڈ بھی اس غرض کیلئے بھیج دیا تھا کہ جواب دینے میں انہیں کچھ توقف نہ ہو۔ ان میں سے اب تک صرف ۸۶ دوستوں نے جواب دیا۔ جن میں سے ۳۵ نے خریداری فاروق سے بوجہ عدم گنجائش مجبوری ظاہر کی۔ اور ۵ نے خریداری منظور فرمائی۔ خدا تعالیٰ ان کو دونوں جہاں میں خیر و برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ باقی ماندہ ۱۷۴ کو دوبارہ یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ یقین ہے کہ ان کے جواب بھی انشاء اللہ پہنچ جائیں گے۔ جن پچاس نے خریداری منظور فرمائی ہے۔ ان میں سے احباب ذیل نے خاص طور پر فاروق کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

یہ پرچہ آپ کی خدمت میں بغرض خریداری ارسال ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) مکرمی سید عبدالحی صاحب آف منصوری نے پانچ روپیہ چندہ سالانہ پیشگی ارسال فرما کر انعامی کتب کے لینے سے بھی انکار فرمایا۔ (۲) میر رحیم بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ نے ۳ خریدار عطاء فرمائے (۳) مکرمی خان صاحب احمد اللہ خان صاحب ہیڈ کلرک ملٹری وٹرنری ہسپتال نے چھ روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ (۴) مکرمی رسالدار محمد یعقوب خان صاحب میرٹھ نے تین خریدار دیئے۔ باقی ۴۴ اصحاب نے فراخدلی سے فاروق کی خریداری منظور فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو اپنے قرب کا مرتبہ بخشے۔ آمین۔

چوتھی بار یاد دہانی!

میں فاروق کے موجودہ خریداران سابقہ سے نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔ کہ فاروق کی اپیل کی سماعت میں اس قدر لاپرواہی کب تک۔ اتنی لمبی تاریخیں کیوں مقرر فرمارہے ہیں۔ فاروق کا اپیل کوئی پیچیدہ اور ناقابل حل معاملہ نہیں ہے۔ نہایت آسان اور آپ کی ایک معمولی سی توجہ پر فیصلہ پا جاتا ہے۔ آپ کم از کم ایک جدید خریدار اپنے سے علاوہ عطا فرمادیں۔ اپنا چندہ امسال بجائے چار روپیہ سالانہ کے ایک روپیہ زائد کرکے پانچ روپیہ عطا کریں۔ مگر بعض ایسے دوست بھی ہیں جو کسی دوسرے دوست کو خریداری فاروق کے لئے تحریک کرنا اپنی شان کے خلاف یا کسی مصلحت سے مناسب نہیں سمجھتے۔ تو ایسے دوست یہ وسعت رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی جیب سے ایک دو پرچے کسی غیر مستطیع اور غریب احمدی بھائی کے نام جاری کرادیں۔ تو زیادہ ثواب کا موجب ہوگا۔ اور جو دوست رات دن احباب سے ملتے ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ فاروق کی تحریک اپنے ملنے والوں سے کریں۔ بلکہ انہیں مجبور کریں۔ کہ وہ جس طرح بھی ہو سکے۔ ایک سال کے لئے ضرور فاروق خریدیں۔ تاکہ احمدیہ پریس مضبوط ہو کر تبلیغ کا دائرہ وسیع ہوتا جائے۔ اور احمدیہ پریس کی کمزوری کی وجہ سے جو مرکز احمدیت سے نکلنے والے اخبار ہیں وہ سب کم از کم ایسی حالت تک تو پہنچ جائیں۔ کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر قوم کی عدم توجہی کا شکار نہ ہو جائیں۔ جس سے دشمنوں کی خوشی کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بدنامی اور قوم کی غفلت اور بے حسی کے گواہ نہ بن جائیں اس زمانہ میں خاص طور پر احمدیہ پریس کی مضبوطی کی اشد ضرورت ہے کہ اس کے اخبارات جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شائع ہوتے رہیں۔ فاروق تو صرف ایک ہزار کی تعداد پوری کرنا چاہتا ہے نہ دس بیس ہزار لاکھ دو لاکھ کی۔ اور وہ بھی اس طرح کہ ہر ایک جدید خریدار کو دو روپیہ کی کتابیں اعلیٰ مضامین اور سلسلہ کی تبلیغ کرنے والی مفت ایک سال کی خریداری پر دینی منظور کی گئی ہیں تاکہ کسی طرح فاروق کی اشاعت ایک ہزار ہو جاوے اور پھر جو سابقہ خریدار اپنی خریداری بحال رکھتے ہوئے اپنا چندہ سالانہ بھی پیشگی عطا فرمادیں اور ایک جدید خریدار مہیا کریں۔ تو ان کو بھی دو روپیہ کی کتابیں حسب پسند مفت انعام دی جائیں گی۔ گویا جدید خریدار کو بھی اور سابقہ خریدار کو بھی ہر دو کا سالانہ چندہ وصول ہو جانے پر دو دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام اور اخبار سال بھر تک گویا صرف دو روپیہ میں ملتا رہے گا۔ دیکھئے میں نے کس قدر آسانی آپ کے لئے پیدا کردی ہے۔ پھر بھی آپ ایک خریدار نہیں دے سکتے۔ تو افسوس ہے۔ اور بعہد میں ماننے کو تیار نہیں ہوں۔ کہ آپ کے اردگرد آپ کے ملنے والے دو چار دس احمدی بھی نہ ہوں گے۔ اور ان کو پھر اگر آپ سلسلہ کی موجودہ ضرورت کو پیش کرکے فاروق کی خریداری کی تحریک کریں گے۔ تو یقیناً وہ ریا دو نہیں تو ایک سال کے لئے تو ضرور ہی فاروق کے خریدار بن جائیں گے اپنے

صرف آپ کی دلی توجہ اور معمولی سی کوشش کی ضرورت ہے۔ ورنہ ایک خریدار پیدا کر لینا کوئی مشکل نہیں ہے۔

انعام کس صورت میں ملیگا!

(۱) ایک سال کے لئے خریدار ہونے پر۔ اور چندہ سالانہ مبلغ چار روپیہ پیشگی ادا کرنے پر۔ دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام۔

(۲) پھر جس خریدار کے ذریعہ کوئی جدید خریدار ہوگا۔ اس سابقہ خریدار کو بھی دو روپیہ کی کتابیں مفت انعام ملیں گی۔ بشرطیکہ وہ بھی اپنا سالانہ چندہ پیشگی ادا کردیں۔ (۳) کتابیں جو انعام میں ملیں گی۔ ان کا محصولڈاک خریدار کے ذمہ ہوگا۔ اگر وہ چندہ اخبار وی پی کے ذریعہ ادا کریں۔ تو انعامی کتابیں جو وہ پسند کریں گے۔ چندہ اخبار اور محصولڈاک کتب میں وی پی کردی جائینگی۔ اور اگر آپ چندہ فاروق خود ارسال کریں گے۔ تو انعامی کتابیں بصیغہ بیرنگ ارسال ہوں گی۔

(۴) ایسے خریدار کسی انعام کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ جو اخبار تو اب جاری کرالیں۔ مگر چندہ پھر کسی وقت ادا کریں۔ اور اس وقت وہ انعام کی کتابیں مانگیں انعامی کتب پیشگی چندہ وصول ہونے پر مل سکتی ہیں نہ کہ کچھ عرصہ بعد چندہ ادا کرنے پر۔ ہاں زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کی رعایت دی جاسکتی ہے۔ جو یوم خریداری سے ایک ماہ بعد چندہ دینا چاہیں انکو بھی انعامی کتب دی جائیں گی۔

(۵) چھ ماہ کی خریداری پر صرف ۸ر کی کتابیں انعام ملیں گی۔ اس سے زیادہ نہیں۔ بشرطیکہ ششماہی کا چندہ پیشگی وصول ہو جائے۔ محصولڈاک کتب کا ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

دکن اور بیرون ہند کے احباب

اس وقت تک بیرون ہند افریقہ وغیرہ ممالک اور دکن کے احباب کی طرف سے فاروق کی

کیا آپ چار پانچ روپیہ ایک سال کیلئے تبلیغی اپیل کا جواب دینا چاہ کر نیسے معذور ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپیل کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ان کا انتظار ہے امید ہے۔ کہ وہ دوست خاص توجہ فرمائیں گے اور فاروق کی اشاعت بڑھائیں گے۔ اور ہر ممکن امداد حسب توفیق کرینگے۔ اور میں اب اُسی وقت تک خاموش نہ ہوں گا۔ جب تک آپ سب کا جواب نہ حاصل کرلوں۔ اور فاروق کی تعداد اشاعت آپ ایکہزار نہ کردیں۔ اس کو نوٹ فرمالیں۔

جدید خریدار

میرے وہ ہمدرد جنہوں نے فاروق کی اپیل پر خریداری منظور فرمائی ہے۔ وہ بھی اپنا یہ فرض سمجھیں۔ کہ ایک ایک جدید خریدار اپنے سے علاوہ پیدا کریں۔ اور پھر دونوں دو دو روپیہ کی کتابیں انعام لیں۔ پہلے وہ اپنی خریداری پر لے چکے ہیں۔ اب جدید خریداری پر لیں۔

فہرست کتب انعامی

تبلیغ رسالت جلد ہفتم } حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نایاب اشتہارات جو ۱۸۹۸ء میں حضور نے اپنی صداقت کے ثبوت میں شائع کئے۔ قیمت ۱۲ر

تبلیغ رسالت جلد ہشتم } حضور علیہ السلام کے وہ اشتہارات جو ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئے۔ قیمت عہ۴

قتل مرتد } احمدی شہداء کابل کے متعلق غیر احمدی اخبارات و علماء چودھویں صدی نے جو جواز قتل کا فتویٰ دیا تھا اس کی قرآن و حدیث و عقلی دلائل سے لاجواب تردید از تصنیف حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے مہاجر قادیان قیمت عصر

تجلیات رحمانیہ } مولوی ثناء اللہ امرتسری مکذب کے رسالہ تعلیمات مرزا و فیصلہ آخری وغیرہ کا ناقابل تردید جواب از قلم ابوالعطاء اللہ دتا صاحب مبلغ دمشق قیمت ۶ر

بطالوی کا انجام } مولوی محمد حسین اول المکفرین بٹالوی کا انجام قابل دید ۴ر

تحفہ مستریان } مستریان مباہلہ کے ارتداد اور مخالفت کے صحیح حالات کا انکشاف قیمت ۵ر

تنقید صحیح } بابی مذہب کی تردید میں لاجواب کتاب از تصنیف مکرمی مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ دمشق قیمت ۸ر

چھوت کا بھوت } مسلمانوں کی راہنمائی کے لئے کہ وہ ہندوستان میں کس طرح عزت کی زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ اور ان کو کیا کرنا چاہیئے۔ قیمت ۰۲ر

فیصلہ خدائی بر مسلّمات ثنائی } مولوی ثناء اللہ امرتسری کا زندہ رہنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو جانا حضور کی صداقت اور امرتسری کی تکذیب کی ناقابل تردید دلیل ہے۔ قیمت ۴ر

بحر حقیقت } مونگیری مکذبین کے ایک رسالہ کا جواب لاجواب ۴ر

صادق کلمات } مولوی ثناء اللہ امرتسری کے رسالہ ہفوات کا جواب۔ قیمت ۰۴ر

التنقید } مولوی ابراہیم سیالکوٹی کے رسالہ قبر مسیح کا جواب از قلم مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی۔ قیمت ۳ر

پیغام نمبر } پیغامیوں کے نئے فتنہ کے متعلق جو دونوں طرف سے مضامین شائع ہوئے وہ سب اس میں درج کردیئے ہیں ۲ر

خطبات نمبر } حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے احرار اور گورنمنٹ کے متعلق جو جا[illegible] تاریخی خطبات ان کا مجموعہ قیمت ۴ر

امراض دندان کا مشہور و معروف پائیرس دواخانہ

جو درست بیٹھے ٹھنڈے۔ خوشبودار منجن استعمال کرکے صرف منہ کے اندر کے حصہ کو خوشبودار بنانا چاہتے ہیں۔ وہ میری دوائیاں منگوانے کی تکلیف نہ فرماویں۔ میری تین قسم کی دوائیاں جن کو بار بار کشتہ کرکے بڑی محنت اور جانفشانی سے بوٹیاں اور ان کی جڑھوں کو حاصل کیا ہے ان ادویات میں ملایا گیا ہے۔ یہ ادویات دانتوں کے خون مسوڑوں کی پیپ۔ منہ کی فاضلہ گندی بدبودار رطوبت کو زائل کرتی ہیں۔ اور ان کا اثر مسوڑوں کے اندر تک ہوتا ہے جس سے وہ جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ جو دانتوں کے درمیان مسوڑوں میں رہکر گندہ مادہ پیدا کرتے رہتے ہیں۔ **پائیرس لوشن پائیرس پوڈر۔ پائیرس کریم۔** ان کی اجماعی قیمت باوجود اس قدر محنت کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر احمدی بھائی فائدہ اُٹھا سکے۔ قیمت صرف عہ۴ خاکسار فقیر احمد خان احمدی ماہر امراض دندان (پائیرس دواخانہ جالندھر چھاؤنی)

دن دہاڑے چوری!

۲۱ر فروری ۳۶ء بروز جمعہ ایک اور تین بجے دن کے درمیان جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب آف کمپالا (افریقہ) کے مکان واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان سے جبکہ ڈاکٹر صاحب کے تمام اہل و عیال گھر کو مقفل کرکے اندرون قصبہ اپنے رشتہ داروں کے گھر گئے ہوئے تھے۔ قریباً ڈھائی ہزار روپیہ کے زیورات طلائی کی چوری ہوگئی۔ سننے میں آیا ہے کہ چور بغیر قفل شکنی وغیرہ کے صحن میں آیا۔ اور کھڑکی کا شیشہ توڑ کر اندر داخل ہوا۔ جہاں وہ الماری مقفل تھی جسمیں سے زیورات چرائے چور نے چابی سے تالا کھولا۔ الماری میں ہی زیورات کی صندوقچی کی چابی بھی رکھی تھی۔ جس سے کھولکر سب زیورات لیکر اور بدستور سابق الماری کو مقفل کرکے اسی راستہ سے دروازہ کی چٹخنی اندر سے بند کرکے رفو چکر ہوا۔ پولیس میں رپورٹ کردی گئی ہے

کیا آپ کو اپنے حلقہ احباب کی خدمت میں بغرض خرید بھی فاروق کیلئے دستیاب نہیں ہوسکے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

ایک مبائع اور غیر مبائع کا تحریری مناظرہ

نمبر (۲)

سعدی۔ میرے سوال نمبر اول کی اس دوسری شق کے جواب میں کہ "احادیث میں مسیح موعود کا کیا اصلی نام اور منصب قرار دیا گیا ہے؟" آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ احادیث نبویہ میں مسیح موعودؑ کو امام۔ خلیفہ اور ولی اور محدث قرار دیا گیا ہے۔ اور بس۔ باقی ابن مریم کا نام مجازاً ہے۔ لہذا یہ آپ کا اصلی نام نہ ہوا۔ اور "نبی اللہ" جس حدیث میں ہے وہ قابل اعتبار نہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ سو اس کا جواب یہ ہے:۔

(اوّل) آپ کا سارا جواب بنائے فاسد علی الفاسد کا مصداق ہے۔ کیونکہ اگر یہ مان بھی لیا جاوے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کو امام۔ خلیفہ اور ولی کہا گیا ہے۔ حالانکہ "حکم"۔ "عدل"۔ مہدی کے اسماء بھی آپ کی پیش کردہ احادیث سے ظاہر و باہر ہیں۔ لیکن خیر امام۔ خلیفہ اور ولی ہی سہی (حالانکہ ولی اور محدث کے نام کسی حدیث میں مسیح موعودؑ کی نسبت استعمال نہیں ہوئے۔ یہ محض آپ کا افترا ہے) پھر بھی یہ کہاں سے ثابت ہو گیا۔ کہ آپ نبی نہیں ہو سکتے۔ کیا امام۔ خلیفہ۔ ولی یا محدث کے الفاظ نبی کے نام کے منافی ہیں۔ اگر منافی ہیں۔ تو جناب حضرت ابراہیم کی نبوۃ سے منکر ہو جائیے۔ کیونکہ آنحضورؐ کو امام اور صدیق (صدیق اور محدث تمام اکابرین امت کے نزدیک ایک ہی بات ہے۔) کہا گیا ہے پس آپ کے اصول کے رو سے حضرت ابراہیم نبی اور رسول نہ ہوئے۔ پھر حضرت آدمؑ اور حضرت داؤد کو خلیفہ کہا گیا ہے۔

اب آپ کے اصول کے مطابق حضرت آدمؑ اور حضرت داؤد نبی نہ ہوئے۔ کیوں جناب کیا آپ حضرت ابراہیم۔ حضرت آدم اور حضرت داؤد کو بوجہ امام۔ محدث اور خلیفہ کہے جانے کے غیر نبی تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیوں آپ ایک کے لئے کچھ اور قانون اور اصل تیار کرتے ہیں۔ اور دوسرے کے لئے کچھ اور۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتا کہ آپ لوگ کس بات کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ کوئی بات بھی ایسی نہیں۔ کہ اس میں کچھ صداقت کی بو ہو۔ محض حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کرنی آپ نے ٹھان لی ہے۔ خواہ اس سے تمام انبیاء کی نبوت سے دست بردار ہونا پڑے۔

(دوئم) آنجناب نے "حکم" اور "مہدی" کے الفاظ کو خوب ہضم کیا۔ "نبی اللہ" نہ سہی لیکن "حکم" اور "مہدی" کے اسماء تو موجود ہیں۔ اور یہ دونوں اسماء سوائے نبی برحق کے اور کسی پر حقیقی معنوں میں استعمال نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ "حکم" کی تعریف حضرت مسیح موعود نے یہ فرمائی ہے۔ کہ "جس کے فیصلہ کی کوئی اپیل نہ ہو سکے"

(تحفہ گولڑویہ صـ۱۲ حاشیہ)

اور نظیر کے طور پر قرآن شریف کو حکم قرار دیا ہے۔ آنحضرت صلعم کو حکم قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح ناصری کو حکم قرار دیا ہے۔ اور آنحضرت صلعم اور حضرت مسیح ناصری کی طرح بعینہٖ اپنے آپ کو حکم قرار دیا ہے۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی صـ۴۳) پس صاف ظاہر ہے۔ کہ حکم کا لفظ سوائے نبی برحق اور وحی نبوۃ کلام اللہ کے اور کہیں اور کسی جگہ استعمال نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی منکر ہو۔ تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے[1]۔ پس حضرت مسیح موعود کو احادیث نبویہ میں (جن کی صداقت کے آپ بھی قائل ہو کر آپ نے ان کو پیش کیا ہے۔) حضرت مسیح موعود کا حکم اللہ مقرر ہونا صاف اور صریح آپ کے نبی برحق ہونے کی بیّن دلیل ہے۔ اور

"مہدی"

خاص آنحضرت صلعم کا نام ہے۔ کسی دوسرے غیر نبی بلکہ کسی دوسرے نبی کا بھی یہ نام نہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"حقیقی اور کامل مہدی نہ موسیٰؑ تھا نہ عیسےٰؑ تھا۔ حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی گزرا ہے جس کا نام محمد صلعم ہے۔" (اربعین نمبر ۲ صـ۱۲)

اور حضرت مسیح موعود نے بھی حقیقی اور کامل مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"وہ حقیقی اور واقعی مسیح موعودؑ جو درحقیقت مہدی بھی ہے۔ وہ میں ہوں۔" (مسیح ہندوستان میں صـ۱۱)

"وہ انتہائی آدم جو مہدی کامل اور خاتم ولایت ہے (وہ میں ہوں)" (تریاق القلوب صـ۱۵۶)

پس مہدویت تو حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ جیسے عظیم الشان انبیاء کو میسر نہ آئی۔ لیکن اب وہی مہدویت ایک ایسی حقیر اور ناچیز شے ہو گئی ہے کہ بموجب آپ کے قول کے ایک غیر نبی اور غیر رسول کو کامل طور سے مل گئی۔ تعجب! تعجب!! تعجب!!!

[1] ہاں یہ یاد رہے۔ حکم سے میری مراد وہ حکم ہے جو خدا کے حکم سے حکم مقرر کیا جاوے۔ نہ کہ وہ جس کی نسبت کسی غیر اللہ کی طرف ہو وہ خارج از بحث ہے۔

؟ خلاقاً فاروق کی اپیل کا جواب دینا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر اور سنیئے۔ شاید آپ کی سمجھ میں آجاوے۔ سورج اور چاند کا رمضان کے ماہ میں گرہن یہ خاص الخاص علامت مہدی معہود کی ہے۔ اس کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۶)

اب اس عبارت سے صاف ظاہر و باہر ہے کہ احادیث میں جس مہدی معہود کی نسبت خبر دیگئی ہے۔ وہ مہدی معہود مدعی نبوۃ ہوگا۔ نہ کچھ اور۔ پس "مہدی" کا نام ہی اپنے اندر ایک عظیم الشان مفہوم نبوۃ و رسالت کا رکھتا ہے۔ لہذا احادیث کے رو سے حضرت مسیح موعود کا بوجہ مہدی معہود ہونے کے نبی برحق ہونا لازمی امر ٹھہرا۔

سوئم۔ آپ نے اسی ضمن میں ایک حدیث کو پیش کر کے جس میں حضرت عمرؓ کو محدث قرار دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے محدث ہونے کا استدلال فرمایا ہے۔ آپ خود غور فرما دیں۔ کہ یہ آپ کا استدلال کس قدر بودہ اور خارج از بحث ہے۔ میں بڑے زور سے کہتا ہوں۔ کہ اس حدیث میں حضرت مسیح موعود کا کوئی ذکر نہیں۔ لہذا یقیناً اس قابل نہیں۔ کہ اس کو بحث میں لایا جاوے۔ اے بندہ خدا۔ کیوں انصاف اور ایمان کا خون کرنے پر کمر بستہ کی ہے۔ اگر یہی حال ہے۔ تو بس معلوم شد۔ افسوس۔ افسوس۔ افسوس۔

آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ اگر آپ نے مسیح موعود کو محدث ثابت کرنا تھا۔ تو کسی حدیث سے مسیح موعود کی نسبت یہ لکھا ہوا دکھا دیتے۔ کہ مسیح موعودؑ نبی نہیں ہوگا۔ محدث ہوگا۔ آپ کے استدلال کسی اور کے لئے حجت ہوں۔ میرے لئے حجت نہیں ہو سکتے۔ چونکہ چاہل سفید ہیں۔ اس لئے زمین گول ہے۔ یہ حال آپ کے دلائل کا ہے۔ چونکہ حضرت عمر محدث غیر نبی تھے۔ لہذا مسیح موعود بھی محدث غیر نبی ہیں۔ لاحول ولا قوۃ۔ عجب طرح کا دماغ ہے۔

چہارم۔ یہ تو آپ کے پیش کردہ حوالوں پر ایک سرسری سی نظر ہے۔ اب آپ ذرہ اس حدیث کی بابت بھی سن لیویں۔ جس کی نسبت آپ فرماتے ہیں۔ کہ یا تو قابل تاویل ہے یا ساقط الاعتبار ہے۔

(۱) جو حوالجات آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اس حدیث کے متعلق لکھے ہیں۔ میں نے ان کو خوب غور سے پڑھا ہے۔ ازالہ اوہام میں جہاں حضرت صاحب ساقط الاعتبار وغیرہ الفاظ تحریر فرماتے ہیں۔ وہاں مسیح موعودؑ کے نبی اور رسول ہونے یا نہ ہونے کا قطعاً کوئی ذکر نہیں۔ صرف **دجّال** والے حصہ حدیث کو لے کر آنحضورؐ وہاں بحث کر رہے ہیں۔ اور صرف اسی حصہ کی نسبت ساقط الاعتبار وغیرہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ساری کی ساری حدیث کو نعوذ باللہ ساقط الاعتبار یقیناً اور قطعاً کہیں اور کسی جگہ نہیں فرمایا۔ اگر بالفرض محال ساری کی ساری حدیث ساقط الاعتبار ہوتی۔ تو اسی ازالہ میں یہ نہ فرماتے۔

(الف) "ہاں یہ سچ ہے۔ کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے بھی پکارا گیا ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۲)

(ب) "آنے والے مسیح کی نسبت ایک اور علامت یہ لکھی ہے۔ کہ وہ نبی اللہ ہوگا۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۰)

(ت) "مسلم میں اس بارے میں حدیث ہے۔ کہ مسیح نبی اللہ ہونے کی حالت میں آئے گا۔" (ازالہ صفحہ ۵۸۶)

پس صاف ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ والے ٹکڑہ حدیث کو صحیح اور یقینی مانتے ہیں۔ ہاں یہ سچ اور صحیح ہے کہ عدم انکشاف تامہ کی وجہ سے ایک وقت تک اس لفظ "نبی اللہ" کی تاویل فرمائی۔ اور اپنے آپ کو نبی بمعنی محدث قرار دیا۔ لیکن بعد میں اس کو صریح اور یقینی قطعی قرار دیا۔ بہر حال آنجناب کی بات بالکل غلط ہے۔

(۲) اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبی اللہ کے الفاظ کو احادیث میں پایا جانا ذکر فرمایا ہے۔ صرف ایک حدیث نہیں۔ بلکہ احادیث کا لفظ موجود ہے اور صاف لکھا ہے۔ کہ وہ احادیث نبویہ اور صحیحہ ہیں جن میں آنے والے کو نبی اللہ کہا گیا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

(الف) احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کی امت میں ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائے گا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جاوے گا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹)

(ب) "نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔ وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۹۱)

(ت) "بے شک حدیثوں میں مسیح موعودؑ کے نام کے ساتھ نبی کا نام موجود ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳)

(ج) "صحیح بخاری۔ صحیح مسلم اور انجیل اور دانیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں میری نسبت نبی بولا گیا ہے۔"

(اربعین ۳ صفحہ ۳۰ حاشیہ)

(د) "ایسا ہی خدا اور رسول نے مسیح موعود کا نام نبی رکھا ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۸)

(ر) "جس شخص کو خدا تعالیٰ بصیرت عطا کریگا۔ اور وہ مجھے پہچان لے گا۔ کہ میں وہی ہوں۔ جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔ وہ مجھے اسی طرح افضل سمجھیگا۔ جس طرح خدا اور رسول نے مجھے فضیلت دی ہے۔" (نزول المسیح صفحہ ۴۹)

(ذ) مسیح موعود کا نام احادیث میں نبی کر کے پکارا گیا ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۳)

(ز) "حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کی امت میں..... ایک ایسا پیدا ہوگا کہ ایک

کیا ایک معمولی کارڈ بھی آپ فاروق کیواسطے نہیں لکھ سکتے ماہوسکے؟

پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی وہی مسیح موعود کہلائے گا۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ حاشیہ)

(۱۰) "صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۱۱) یہی معنی اس فقرہ کے ہیں۔ جو آنحضرت صلعم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا۔ کہ نبی اللہ وامامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے۔ اور اُمتی بھی۔" (الوصیت ص۱)

تلك عشرة كاملة ط

ان تمام حوالجات محولہ بالا سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے۔ کہ احادیث نبویہ صحیحہ یقینیہ میں مسیح موعودؑ کو "نبی اللہ" قرار دیا گیا ہے پس نہایت جھوٹا وہ شخص ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ خدا اور رسول نے مسیح موعود کو نبی اور رسول قرار نہیں دیا۔ ہم کون ہیں۔ اور کیا حقیقت رکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کو خدا اور رسول کی طرف سے عطاء کردہ فضیلت سے گرا کر آپ کے اصلی نام اور منصب نبی اور رسول کے علاوہ کوئی اور قرار دے لیویں کس قدر ظلم عظیم ہے۔ کہ خدا اس کو نبی نبی کہے۔ آنحضرت صلعم اس کے نبی ہونے کا اعلان فرما دیں۔ تمام امت مرحومہ اس کو نبی تسلیم کرے۔ لیکن آہ! افسوس اس قدر صراحتوں اور یقینی شہادتوں کے باوجود آپ لوگ اس کی نبوۃ سے منکر ہو رہے ہیں۔ حیرت! حیرت!! حیرت!!! (باقی آئندہ)

ثنائی مشن

کذاب امرتسری کا کذب و افتراء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اور نشانوں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہاں آپ نے ایک کشف لکھا ہے۔ جو سُرخی کے چھینٹوں کے متعلق ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں۔ جن پر بہت سی سرخی پڑی تھی۔ اور میاں عبداللہ زندہ موجود ہیں۔ اور اس کشف کو حلفاً بیان کر سکتے ہیں۔" (تریاق القلوب ص۳۳۳ بحوالہ عقائد مرزا ص۵)

اس پر کذاب امرتسری اپنے ٹریکٹ "عقائد مرزا" ص۵ حاشیہ میں لکھتا ہے "۲۷ نومبر کو اس میاں عبداللہ گواہ نے ہمارے سامنے اس کشف پر قسم کھانے سے انکار کر دیا۔" حیرت ہے کہ امرتسری مفسر قرآن نے جھوٹ بولتے ہوئے ذرا بھی شرم و حیا سے کام نہیں لیا۔ اور لیتا بھی کیونکر جب کہ اس کے نزدیک ایک انسان جھوٹ بولکر بھی متقی رہ سکتا ہے۔ حالانکہ خود اس کے اس مطالبہ پر کہ "وہ (یعنی مولوی عبداللہ صاحبؓ) میری محلہ کی مسجد میں آکر اپنے اقرار کے مطابق قسم کھا جائیں۔" (اہلحدیث ۶ و ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۶ء) عبداللہ صاحب مرحوم معہ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق و ایڈیٹر الفضل کے علاوہ اور کئی احمدی اصحاب کی معیت میں امرتسری مفتری کی مسجد میں ۲۷ نومبر ۱۹۱۶ء کو صبح کے وقت جبکہ مفسد امرتسری اپنی مردود تفسیر کا درس دے رہا تھا پہنچ گئے۔ اور کئی دہا بیوں کی موجودگی میں مولوی عبداللہ صاحب نے حلف اُٹھائی۔ پھر یہ مفسر قرآن اور مولوی فاضل کس ڈھٹائی سے لکھتا ہے کہ "میاں عبداللہ نے قسم کھانے سے انکار کر دیا۔" اگر مولوی ثناء اللہ صاحب میں ذرا بھی تخم دیانت باقی ہے تو خود قسم کھا کر بتائے۔ کہ واقعی مولوی عبداللہ صاحب نے ان کی مسجد میں قسم نہیں کھائی۔ ورنہ ؎

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے اس کی خدا کی جناب میں

(محمد عبدالحق مجاہد امرتسری از بھوماں و ڈاکخانہ ضلع امرتسر)

عیسائی مشن

ایک عیسائی ایم طفیل نامی امرتسری نے اپنے برادر اصغر مولوی ثناء اللہ امرتسری نیم عیسائی کے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء میں ایک بیس جملیخ اس امر کا دیا تھا کہ حضرت قبلہ ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بالقابہ سلمہ اللہ نے جو اخبار الفضل مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں یہ شائع کیا ہے۔ کہ "عبرانی کی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا۔ کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی۔ مگر دوسرا مسیح شادی کرے گا۔ اس کے اولاد ہوگی۔ اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔" یہ عبرانی کی کونسی کتاب میں اور کس مصنف نے کس سنہ میں کس صفحہ پر لکھا ہے۔ اس کا جواب دیں۔ قبلہ مفتی صاحب علالت کی وجہ سے اس پر توجہ نہ فرما سکے۔ اب ممدوح کو بیماری سے خدا کے فضل سے کسی قدر افاقہ ہوا ہے۔ تو خاکسار کی درخواست پر باوجود کمزوری کے بھی جو بیماری سے آپ کے لاحق حال ہے آپ نے مختصر جواب عیسائی مذکور کے مطالبہ کا دیدیا ہے۔ جس کو ہم نیم عیسائی امرتسری کی خاطر فاروق میں نقل کر کے امید کرتے ہیں کہ وہ خود پڑھ کر پھر اپنے برادر اکبر ایم طفیل کو پہنچا کر ان کا تسلی کر دینگے۔

مفتی صاحب قبلہ کا جواب حسب ذیل ہے (ایڈیٹر)

عبرانی کی مقدس کتاب طالمود میں ہے

یہود کی کتب مقدسہ تورات۔ زبور۔ صحف انبیاء

وقت اطلاع

جن خریداران کے ذمہ فاروق کا بقایا ہے اور جن کا چندہ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۵ء یا ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء کو ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ فاروق کی گذشتہ اشاعتوں میں سے اب پرچہ آخری اطلاع ہو چکا ہے۔ اور جس بابو کے قبل اطلاع دیا جا چکا ہے اگر عطا کریں گے کہ وہ اپنا چندہ جلد ارسال فرمائیں۔ ورنہ مالی ۱۹۳۶ء کے پہلے ہفتہ میں بی لیں گے نام دی پی ارسال ہوگا۔ ورنہ اگر وہ وصول نہ کریں گے ان کا اخلاقی جرم ہوگا۔ اطلاع دیدی ہے۔

(منیجر فاروق)

کیا آپ پر فاروق کا کوئی حق نہیں کہ آپ اس کی طرف توجہ کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور طالمود ہیں۔ ان میں سے طالمود ایک ایسی کتاب ہے جس میں بعض انبیاء کے اقوال اس طرح درج ہیں جیسا کہ اسلامی لٹریچر میں احادیث کا درجہ ہے۔ انبیاء کے اقوال کے علاوہ اس میں اولیاء اللہ کے الہامات وکشوف اور وحی الٰہی کی وہ تفسیر جو مستند علماء نے کی ہے۔ وہ بھی اس میں درج ہے۔ ان تمام کتب مقدسہ میں قوم یہود کے درمیان آنے والے مسیح کے متعلق بطور پیشگوئی الہامات وکشوف اور توضیحات درج ہیں۔ اگرچہ عیسائی صاحبان اُن تمام پیشگوئیوں کو حضرت عیسےٰؑ ابن مریم پر منطبق کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن آنے والے مسیح کے متعلق روایات اور اقوال جو بائیبل اور طالمود میں درج ہیں۔ وہ باہم اس قدر اختلاف رکھتے ہیں۔ کہ کسی ایک شخص پر اُن کا چسپان کر دینا کسی صورت میں ممکن نہیں ہو سکتا۔ اِس لئے علمائے یہود کا بھی یہ خیال ہو گیا تھا۔ کہ آنے والا مسیح ایک نہیں بلکہ دو ہیں۔

عبرانی زبان میں مسیح بادشاہ کو کہتے ہیں۔ اس کے لفظی معنی ہیں مَسح کیا گیا۔ اس زمانہ میں یہ رواج تھا۔ کہ جو شخص بادشاہ بنایا جاتا۔ قوم کے اکابر اس کے سر پر تیل ملتے۔ یہ رسم ایسی ہی تھی۔ جیسا کہ ہندوستان میں بعض راجاؤں کی گدی نشینی کے وقت ان کی قوم کے اکابر راجہ کی پیشانی پر تلک لگاتے ہیں۔ ان کتب مقدسہ کی بعض پیشگوئیاں حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہیں۔ اور بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی دوسرے پر وہ چسپاں ہو ہی نہیں سکتیں۔ مثلاً یہ کہ وہ دس ہزار قدوسیوں کا سردار ہوگا۔ اور وہ اونٹنی کا سوار ہوگا۔ اور وہ عرب کا رہنے والا ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ایک مسیح تھے کیونکہ وہ روحانی اور ظاہری بادشاہ ہو کر قوموں کے واسطے موجب نجات ظاہری و باطنی ہوئے۔

ایسا ہی بعض پیشگوئیوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح صلیب پر چڑھایا جائے گا۔ اور اس کے دشمن اُس پر غالب آکر اس کو دُکھ دینگے۔ اور دوسری پیشگوئیوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دشمنوں پر غالب آئے گا۔ اور فتح پائیگا۔ پس یہ دونوں پیشگوئیاں ایک ہی شخص کے حق میں نہیں ہو سکتیں۔ ایسے ہی اقوال سے علماء یہود کے درمیان یہ قول راسخ ہو گیا تھا۔ کہ آنے والے مسیح دو ہیں۔ ایک صلیب پانے والا۔ اور دوسرا کامیاب ہونے والا۔ چنانچہ طالمود میں لکھا ہے۔ کہ وہ شادی کریگا۔ اور اس کی اولاد ہوگی۔ اور اس کے بعد اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔ ملاحظہ ہو طالمود مولفہ بارکلے مطبوعہ لنڈن ۱۸۷۹ء صفحہ ۳۵۔

یہ پیشگوئی مسیح کی آمد اول پر نہیں لگ سکتی۔ اس واسطے یہ آمد ثانی کے متعلق ہے۔ (محمد صادق)

احمدی مشن!

میں صداقت احمدیت پر حلف اُٹھانے کے لئے تیار ہوں

(از عبدالحق صاحب مجاہد)

میری طرف سے ایک اشتہار بعنوان "چیلنج بنام سید عطاء اللہ شاہ بخاری و حبیب الرحمٰن لدھیانوی و مرتضےٰ احمد خان ایڈیٹر اخبار احسان و مولوی ظفر علی مالک اخبار زمیندار و عملہ اخبار مجاہد و جمیع مخالفین سلسلہ عالیہ" شائع ہوا ہے۔ جس میں میں نے لکھا ہے۔ کہ مذکورہ بالا اشخاص اور عوام سب مل کر ایک ایسا رسالہ شائع کریں جس میں ان دلائل کی تردید کی جائے جو جماعت احمدیہ کی طرف سے وفات مسیح پر دیئے جاتے ہیں اور بالمقابل اس کے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت کیا جائے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجسد عنصری زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور کسی نامعلوم وقت پر اُسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان سے اتریں گے اور اس رسالہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب و پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی حلفی تصدیق بدیں الفاظ ثبت کریں کہ "میں خدا کو حاضر ناظر یقین کر کے حلفاً بیان کرتا ہوں۔ کہ جو دلائل احمدیہ جماعت کی طرف سے وفات مسیح پر پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ غلط ہیں۔ اور بالمقابل جو دلائل حیات مسیح پر رسالہ ہذا میں شائع ہوئے ہیں۔ وہ بروئے قرآن مجید و احادیث صحیحہ درست ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجسد عنصری زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اِس لئے مرزا صاحب کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا غلط ہے۔ اگر اس بیان میں اے علیم و خبیر و کامل و قادر خدا میں نے عمداً حق پوشی کی ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب واقعی مسیح موعود مہدی معہود ہیں۔ تو مجھ کو اور میرے اہل و عیال کو عرصہ ایک سال کے اندر اندر تباہ و برباد کر دے۔ آمین ثم آمین"

میرا یہ افتخار کسی اہلحدیث دوست کو جو مولوی ثناء اللہ صاحب کا بڑا خیر خواہ ہے کسی احمدی نے دیا۔ تو اس نے کہا کہ تم احمدیت کی صداقت پر حلف اٹھاؤ۔ تو مولوی صاحب بھی اٹھائیں گے۔ اگر اس اہلحدیث دوست نے حق قبول کرنے کی غرض سے یہ الفاظ مُنہ سے نکالے ہیں۔ تو ان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ میں صداقت احمدیت پر ہر وقت حلف اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ اگر آپ اس لئے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے سے رُکے ہوئے ہیں۔ تو میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ آپ جن الفاظ میں چاہیں اور جس مقام پر چاہیں مجھ سے صداقت احمدیت پر حلف لے لیں۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی کہیں کہ اگر وہ اس بات میں سچے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

کیا فاروق آپ سے کوئی ایسا مطالبہ کرتا ہے جو آپ کی طاقت سے باہر ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو وہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کے پیش کردہ الفاظ میں حلف اُٹھا کر ہزار ہا روپیہ انعام لے کر حق و باطل میں فرق کر دیں۔ اور اگر وہ اس پر آمادہ نہ ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ہرگز ہرگز آمادہ نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان کو خوب معلوم ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام مثل دیگر انبیاء علیہ السلام کے وفات پا کر جنت الفردوس میں پہنچ چکے ہیں۔ اور وہاں سے اب وہ ہرگز نکلنے کے لئے تیار نہیں۔ خواہ ساری دنیا کے لوگ مل کر ان کو بلانا چاہیں۔ وہ ہرگز نہ آئیں گے ؎

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں

احراری مشن

صدر احرار تیجہ کلاں کے باپ سے حلف کا مطالبہ

احسان ۱۳ر فروری ۱۹۳۶ء میں "مدیر الفضل اور پادری اسد اللہ کو کھلا چیلنج" کے عنوان سے ایک مضمون مُلّا عبدالرحمٰن صدر مجلس احرار تیجہ کلاں کی جانب سے شائع ہوا۔ جس میں اُس نے ۱۴ر جنوری ۱۹۳۶ء کے اخبار فاروق کے مضمون پر روتے روتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں مجھ پر نہایت کمینگی سے ذاتی حملے کئے گئے ہیں۔ مگر مُلّا صاحب نے غور و فکر سے کام نہیں لیا کہ یہ ذاتی حملے ہیں۔ یا کہ اظہار حقیقت؟ ہم نے جو بیان کیا ہے۔ اس کی حقیقت بالکل صحت پر مبنی ہے۔ ایک رائی کے دانے کے برابر بھی اس میں جھوٹ نہیں۔ اگر سامنے کتا بھونک رہا ہو اور ہم کہہ دیں کہ وہ کتا بھونک رہا ہے۔ تو کوئی عقلمند اسے گالی نہیں سمجھیگا۔ اور نہ ہی کوئی کہہ سکتا ہے کیونکہ یہ اظہار واقعہ ہے۔ تو اس سے مُلّا صاحب کو سیخ پا نہیں ہونا چاہیئے۔ نیز اس اخبار میں مُلّا عبدالرحمٰن نے جو اصل میں عبد ہامان ہے مجھے بار بار "پادری" کے لفظ سے پکارا ہے۔ مگر مُلّا صاحب کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پادریوں کے مقابلہ میں ہمیشہ یہودی رہے۔ جن کی تائید تم کر رہے ہو۔ اگر میں پادری ہوں۔ تو آپ یقیناً یہودی النسل ہیں۔ جن کے متعلق فرمان باری موجود ہے۔ کونوا قردۃً خاسئین یعنے ہو جاؤ بندر ذلیل۔ اور بندر کا کام ہی نقلیں کرنا اور سوانگ اُتارنا ہے۔ جو آپ کا آبائی پیشہ ہو چکا ہے۔ لیکن میں طعنہ زنی کرنی مناسب نہیں سمجھتا۔ اس لئے میں عبد ہامان کو واضح طور پر کہتا ہوں۔ کہ اگر میں نے ۱۴ر جنوری کے اخبار فاروق میں غلط بیانی کی ہے۔ اور آپ کے نزدیک یہ سب جھوٹ و افتراء ہے۔ تو آپ کے والد صاحب محمد اسمٰعیل اس پر حلف اٹھائیں۔ اگر وہ اس بات کے جھوٹ ہونے پر یہ حلف اٹھائیں کہ "۱۴ر جنوری کے اخبار فاروق میں جو کریم بخش کے ناچنے اور نقلیں وغیرہ کرنے کے متعلق لکھا گیا ہے یہ محض جھوٹ اور بہتان ہے۔ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس ذات پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ کریم بخش نے کبھی ایسے کام نہیں کئے"۔ تو بندہ اپنی غلطی کا اعتراف علی الاعلان کرنے میں ذرا دریغ نہیں کرے گا۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ اور یقیناً نہیں کر سکیں گے۔ تو پھر اس سے بڑھ کر کونسی شہادت ہو سکتی ہے۔

بالآخر میں مُلّا صاحب کو واضح کرتا ہوں۔ کہ اگر اُس نے اپنی زبان کو اب بھی نہ سنبھالا تو خود اپنی رسوائی کا سامان اپنے ہاتھوں سے پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ مُلّا صاحب کو چاہیئے۔ کہ شرافت سے کام لے۔ ورنہ ؎

بڑھ جائینگی بدنامیاں اور رسوا ہوگے!

(محمد اسد اللہ سکرٹری جماعت احمدیہ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور)

نصیحت کی باتیں

(۱) اپنے بزرگوں کے سامنے کبھی ننگے سر نہ ہونا چاہیئے

(۲) اگر تمہارے بزرگ کھڑے ہوں تو بلا اجازت کبھی نہ بیٹھو۔ بلکہ مؤدب طریقے سے چُپ چاپ ان کے فرمان کی انتظار کرو۔

(۳) کسی حالت میں ماسوائے خاص فرمان کے اپنے بزرگوں یا افسروں سے اونچی جگہ پر نہ بیٹھو۔

(۴) اگر تم پہلے بیٹھے ہوئے ہو۔ تو ان کی آمد پر بڑے ادب سے کھڑے ہو جانا چاہیئے۔ اور جب تک وہ نہ بیٹھ جائیں۔ یا بیٹھنے کا حکم نہ دیں اپنے آپ نہ بیٹھنا چاہیئے۔

(۵) اپنے بزرگ کی اجازت کے بغیر اس کی تقریر میں کوئی دخل نہ دینا چاہیئے۔ اور بلا کہے یا بلا پوچھے بذات خود کسی معاملہ میں رائے نہ دینی چاہیئے۔

(۶) کسی مجلس میں بغیر اجازت آپس میں ہرگز ہرگز گفتگو نہ کرنی چاہیئے۔ اگر کوئی سخت ضرورت لاحق ہو تو باہر جا کر پوری کرنی چاہیئے۔

(۷) خوشی کا اظہار دہقانی قہقہے سے کرنا نہایت نامناسب ہے۔ ہاں تبسم چنداں قابل اعتراض نہیں

(۸) سخت کلامی و دشنام دہی۔ بے محابا شور و غوغا نادانی اور نامعقولیت کی نشانی ہے۔ اور جس قدر انسان اپنے جذبات پر قابو رکھے اُتنی ہی اس کی تربیت بہتر ہوگی۔ اور قابل عزت سمجھا جائیگا۔

(۹) سمجھدار انسان بزرگوں کے اشارے کو سمجھ کر عمل کرتا ہے۔ جس کو سرزنش کی ضرورت ہے۔ وہ تربیت یافتہ نہیں۔

(۱۰) کھانے پینے کے لئے خاص جگہ مخصوص ہونی چاہیئے۔ چلتے پھرتے کھانا ہی نہیں کہ کم عقلی کی نشانی ہے۔ بلکہ بداطواری میں داخل ہے!

(ماخوذ)

کیا آپ کو یہ علم نہیں۔ کہ مخالفین سلسلہ کا پریس کسقدر مضبوط ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید آئین کے نمایاں خدوخال

(۲)

اس کا ایک حصہ ۱۴ فروری کے فاروق میں شائع ہو چکا ہے جس میں ہندوستان کے موجودہ نظام حکومت کی مختصر تاریخ بیان کی گئی تھی۔ جدید آئین کی ترتیبی منازل کا ذکر کیا گیا تھا۔ نئے دستور کے رو سے صوبوں کو جو اندرونی خود مختاری حاصل ہوگی۔ اس پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ گورنر اور وزراء کے تعلقات کے متعلق ابھی یہ بتانا باقی ہے۔ کہ وزراء کا صوبائی معاملات سے وہی تعلق ہوگا۔ جو مرکزی حکومت کے وزراء کا فیڈرل امور سے ہوگا۔ ان فرائض میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ صوبائی حکومت کے کاروبار کے باب میں وزراء وہ تمام اطلاعات و معلومات گورنر کو بہم پہنچاتے رہیں گے۔ جن کی گورنر کو ضرورت ہوگی۔ صوبہ کے لئے ایک ایڈووکیٹ جنرل کا تقرر بھی عمل میں آئے گا۔ جو قانونی امور کے متعلق صوبائی حکومت کو مشورہ دیتا رہے گا۔ اور دیگر ایسی قانونی خدمات انجام دیگا۔ جو وقتاً فوقتاً گورنر اس کے ذمہ لگائے گا۔

گورنر کی خاص ذمہ داریاں

وفاقی (فیڈرل) اور صوبائی حکومتوں کا دائرہ اختیارات میں یہ فرق ہوگا۔ کہ آخر الذکر حکومتوں کا اختیار صرف ان معاملات پر محدود ہوگا۔ جن کے متعلق صوبائی مجالس وضع قوانین وضع قانون کی مجاز ہونگی۔ اس کے علاوہ صوبہ کے گورنر پر ذیل کی خاص ذمہ داریاں بھی عائد ہونگی۔

(ا) صوبہ کے یا صوبہ کے کسی حصہ کے امن و سکون کو کسی سنگین خطرہ میں پڑنے سے بچانا۔ (ب) اقلیتوں کے جائز حقوق کی حفاظت کرنا (ج) سرکاری ملازموں کو وہ حقوق دلانا جو ان کو بروئے قانون حاصل ہیں۔ اور ان کے جائز حقوق کی حفاظت کرنا۔ (د) دیسی ریاستوں کے حقوق کا تحفظ (ہ) تجارتی امتیازات کو روکنا۔ (و) جن رقموں کو بروئے ایکٹ جزواً مستثنیٰ رقبے قرار دیا گیا ہو ان کے لئے عمدہ نظم و نسق اور امن کا قائم اور حاصل کرنا۔ (ز) گورنر جنرل کے ایسے احکام کی تعمیل کرانا جو جائز طور پر نافذ کئے گئے ہوں۔ گورنر جنرل کے جن واجب التعمیل احکام کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ امور ذیل تک محدود ہوں گے۔

(ا) صوبہ کے حدود کے اندر وفاقی (فیڈرل) امور کی انجام دہی، اور ان وفاقی قوانین کی تکمیل جو صوبہ سے تعلق رکھتے ہوں۔

(ب) وہ احکام جو ہندوستان یا اس کے کسی حصہ کے امن و سکون کو کسی شدید خطرہ میں پڑنے سے بچانے کے لئے ضروری ہوں۔

مجالس وضع قوانین

مدراس۔ بمبئی۔ بنگال۔ صوبہائے متحدہ بہار اور آسام کے صوبوں میں وضع قوانین کے لئے دو دو مجلسیں ہونگی۔ دیگر صوبجات میں ایک ایک پنجاب ان صوبوں میں سے ہے جن میں ایک ہی مجلس وضع قوانین ہوگی۔ اور جیسا کہ پیشتر کہا جا چکا ہے۔ ان کا نام لیجسلیٹو اسمبلی ہوگا۔ لیجسلیٹو اسمبلی میں طریق انتخاب جداگانہ ہوگا۔ اور مختلف قوموں اور مختلف مفادات کے لئے نشستیں مخصوص کر دی جائیں گی۔ مسلمان۔ سکھ۔ ہندوستانی۔ عیسائی۔ اینگلو انڈین اور یورپین جماعتوں کے لئے الگ الگ نشستیں معرض ہونگی۔ نشستوں کی تقسیم فرقہ وارانہ فیصلہ (کمیونل ایوارڈ) مجریہ ۱۴ اگست ۱۹۳۲ء کے مطابق عمل میں آئے گی البتہ ان میں اڑیسہ کے علیحدہ صوبہ بن جانے اور نیز پونا پیکٹ مرتبہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کے منشاء کے مطابق کچھ ضروری تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اس پیکٹ کے رو سے "عام" نشستوں میں سے کچھ نشستیں اچھوت اقوام کے لئے مختص کی گئی ہیں۔ جن کو آئندہ "اقوام مندرجہ جدولی" کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ یہ نشستیں دوہرے انتخاب سے پر کی جائیں گی۔ یعنی کسی حلقہ انتخاب میں اچھوت اقوام کے تمام رائے دہندگان اپنے میں سے چار اشخاص کو کثرت رائے سے چنیں گے۔ اور ان میں سے اچھوتوں کی مخصوص نشست کے لئے ایک کا انتخاب اعلےٰ جاتیوں کے ہندو اور اچھوت دونوں مل کر کریں گے۔ پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے نشستوں کی تقسیم حسب ذیل ہوگی۔

نشستوں کی کل تعداد ۱۷۵۔ عام نشستیں ۸۴۔ عام نشستیں جو اچھوت اقوام کے لئے مخصوص ہوں گی۔ ۸

سکھوں کے لئے ۳۱ مسلمانوں کے لئے ۸۴ اینگلو انڈینوں کے لئے ایک۔ یورپینوں کے لئے ایک۔ ہندوستانی عیسائیوں کے لئے ۲ تاجروں صنعت و حرفت کاروں وغیرہ کے لئے ایک۔ زمینداروں کے لئے ۵۔ یونیورسٹی کے لئے ایک۔ مزدوروں کے لئے ۲۔ عام نشست عورتوں کیلئے ایک۔ سکھ عورتوں کے لئے ایک۔ مسلمان عورتوں کے لئے ۲۔

لیجسلیٹو اسمبلی میں جو مقررہ قانون پاس ہوگا اس کو بغرض منظوری گورنر کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ جو اس کو منظور یا نامنظور کریں گے۔ یا مزید غور و خوض کے لئے گورنر جنرل کے پاس بھیجیں گے۔ گورنر جنرل اس پر اپنی منظوری یا نامنظوری کا حکم صادر کریں گے یا ہز میجسٹی ملک معظم کی حضوری میں بغرض صدور احکام پیش کرینگے۔

کوئی قانون خواہ اس پر گورنر جنرل کی منظوری صادر ہو چکی ہو اس کو ایسی منظوری کے بارہ مہینے کے اندر اندر ہز میجسٹی ملک معظم مسترد کر سکیں گے۔ اور اس استرداد کا اعلان گورنر ایک عام اعلان کے ذریعہ کریں گے۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ ایسا قانون بارہ ماہ کے خاتمہ سے پہلے نفاذ پذیر نہیں ہوگا۔

نوٹ کر لیں!

جن دوستوں کو قبل ازیں تین بار اسموار اطلاع دی جا چکی ہے کہ وہ اپنا بقایا اور سال رواں کا چندہ فاروق ارسال کر دیں۔ مگر انہوں نے اب تک ارسال نہیں فرمایا ان کے نام ۳۱ مارچ ۳۶ء سے وی پی ارسال ہونگے۔ وہ ضرور وصول فرمالیں۔ (مینیجر)

کیا آپ کو اپنے پریس کی کمزوری کا احساس نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۴۵۰۵ منکہ دل محمد ولد وزیر محمد قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کھارہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ مشترکہ جائداد اراضی زرعی بارہ گھماؤں بارانی قیمتی ۳۴۵۰ اور مکان پختہ وخام قیمتی -/۱۲۰۰ کل -/۴۶۵۰ روپیہ کی ہے۔ اس میں میرا چھٹا حصہ ہے۔ میرے حصہ کی جائداد تقریباً -/۸۰۰ روپیہ کی ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۸۰ روپیہ باقساط اپنی زندگی میں ادا کردوں گا انشاء اللہ میرا گزارہ اس وقت اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت -/۴۵ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کا ۱۵/۱۰۰ فیصدی حسب شرائط واقفین زندگی وضع ہوتا ہے۔ اس کے بعد کمی بیشی جو ہوگی اس کے مطابق ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ دل محمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان
گواہ شد۔ نعمت اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد۔ کرم الٰہی احمدی بزاز قادیان۔

(نوٹ) فاروق نمبر ۳۹ مورخہ ۷ فروری ۱۹۳۶ء میں چھپ چکی ہے۔ لہذا وہ منسوخ سمجھی جاوے۔

نمبر ۴۵۰۴ منکہ محمد الدین ولد امیر بخش صاحب پیشہ امامت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ماہ مئی ۱۹۰۲ء ساکن ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱/۳۶ ۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا پیشہ امامت مقام ڈسکہ کلاں میں ہے۔ جس کی مجھے کوئی مستقل آمدنی نہیں۔ اندازاً میری آمدنی مبلغ پانچ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی مذکورہ آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اس آمدنی موجودہ سے اگر میری آمدنی بڑھ گئی۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ محمد الدین ولد امیر بخش قوم کھوکھر امام مسجد ڈسکہ کلاں۔ گواہ شد۔ محمد اسحاق میر ولد محمد ابراہیم میر کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل ولد محمد دین زرگر ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد۔ راقم الحروف عبد الغنی ولد فیروز الدین کوٹ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۴۵۰۰ منکہ سلطان محمود احمد ولد میاں خدا بخش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میرا گزارہ تنخواہ پر ہے جو مبلغ ۳۵ روپیہ ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ دکان موسومہ سلطان برادرز واقع قادیان میں میرا حصہ ہے سو میں اپنی ماہوار آمد اور حصہ دکان کا ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات کے وقت میرے حصہ دکان کی جو قیمت ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور نیز دیگر جو جائداد میری وفات کے وقت میری مملوکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ سلطان محمود احمد دارالانوار قادیان۔
گواہ شد۔ غلام محمد اختر سٹاف وارڈن لاہور۔
گواہ شد۔ نور احمد احمدی معرفت سلطان برادرز قادیان۔

نمبر ۴۴۹۷ منکہ ملک محمد عبداللہ ولد ملک حسن محمد صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۹ ۱/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ تنخواہ مبلغ -/۴۵ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی تنخواہ کا حسب شرائط مبلغین حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ موجودہ وقت میں ۱۵/۱۰۰ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ ملک محمد عبداللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان ۹ ۱/۳۶
گواہ شد۔ سید بشیر احمد کارکن دفتر دعوۃ وتبلیغ قادیان۔ گواہ شد۔ شیخ نذیر احمد محلہ دارالبرکات قادیان۔

نمبر ۴۴۹۹ منکہ سید یوسف شاہ ولد سید سیف اللہ شاہ صاحب

آپ نے ابتک فاروق کی اپیل کا جواب نہ دیکر مجھے انتظار میں رکھا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشہ تبلیغ ساکن بیجبہاڑہ تحصیل اسلام آباد کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ تنخواہ ۴۵/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے علاوہ کوئی آمدنی کی صورت نہیں۔ میں اپنی تنخواہ کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ موجودہ وقت میں ۱/۱۰ حصہ وضع کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی۔ تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ سید یوسف شاہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ عبدالواحد ولد محمد حسن مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ مرزا برکت علی احمدی کارکن دفتر دعوۃ وتبلیغ قادیان شریف۔

نمبر ۴۴۷۶

منکہ مطلوب خان ولد حکیم محمد شہامت خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت ڈاکٹری سب اسسٹنٹ سرجن عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نادون تحصیل ہمیرپور ضلع کانگڑہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا گذارہ ماہوار تنخواہ پر جو کہ مبلغ ۱۲۶/- روپیہ موجودہ صورت میں ماہواری ہیں۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل جائداد بقسم زمین ومکانات وغیرہ ہے۔

(۱) جدی زمین دو کنال تین مرلہ مشترکہ کھاتہ میں واقعہ ٹیکہ کوٹ موضع کوہلہ نادون میں ہے جس کی مالیت ۱۰۷/- روپے ہے۔

(۲) زمین خود پیدا کردہ دس کنال ایک مرلہ واقعہ ٹیکہ کوٹ موضع کوہلہ نادون میں ہے۔ جس کی قیمت مبلغ چھ صد پچاس روپیہ ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جائداد بقسم زمین کل خود پیدا کردہ وجدی جس کی قیمت ۷۵۷ روپے ہوتی ہے۔ اس کا دسواں حصہ نقد صورت میں باقساط داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا کر رسیدات حاصل کرتا رہوں گا۔ اور تنخواہ ماہواری اور دیگر کسی قسم کی آمد کا بھی دسواں حصہ دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ مطلوب خان بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد رمضان ولد امیر الدین احمدی نادون۔ گواہ شد۔ عزیز اللہ خان ولد منشی یعقوب خان۔ قوم پٹھان نادون۔

گواہ شد۔ عزیز احمد خان ولد حکیم شہامت خان بقلم خود نادون۔

نمبر ۳۵۷۷

منکہ غلام رسول ولد چوہدری خوشی محمد صاحب قوم بھٹی جٹ پیشہ کاشت کاری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیر کے کلاں۔ ڈاک خانہ کٹھالہ تحصیل وضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد۔ غلام رسول بقلم خود۔ گواہ شد۔ تذیرا احمد شاہ بقلم خود۔ سکنہ گھیر ضلع گجرات۔ گواہ شد۔ غلام محمد احمدی انڈین ملٹری ہسپتال ایبٹ آباد۔

نمبر ۲۴۵۰

منکہ سید احمد حسن ولد سید منصور علی صاحب قوم سید ساکن گڑھی پختہ ڈاک خانہ خاص تحصیل کیرانہ ضلع مظفر نگر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۳ جون ۱۹۲۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ تیس روپیہ تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے بعد جو جائداد ثابت ہو اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ سید احمد حسن ولد سید منصور علی سکنہ گڑھی پختہ حال وارد مدرس لوہاری ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر نگر یو۔پی۔ گواہ شد۔ میر مرید احمد خان صاحب احمدی سکنہ وارا داہن تعلقہ روہڑی ضلع سکھر سندھ۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم بقاپوری امیر تبلیغ سندھ

جیتنے کے راز
خود طیار کیجئے!

(۱) **مصالحہ پنکچر**:۔ بائیسکل کبھی پنکچر نہ ہوگا۔ ٹیوب کی عمر بھی کئی گنا زیادہ ہو جائے گی۔ چھ پیسے میں دونوں پہیے طیار۔ نسخہ ۹/۱۳/۹ ع ۱۳/

(۲) **بوٹ پالش**:۔ ہر قسم ولایتی مال سے بڑھیا۔ چار پانچ آنے والی شیشی ایک دو پیسے میں پڑے گی۔ قیمت نسخہ ایک روپیہ (عہ/)

وی۔پی۔ بغیر ۴/ کے ٹکٹ پیشگی کے نہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ سلطان بخش اینڈ سنز کلر کہار (جہلم)

آپ ایک سال کیلئے ضرور فاروق جاری کرا کر ثواب حاصل کریں

(رضیاء الاسلام پریس قادیان میں میر قاسم علی نے طبع کرکے دفتر فاروق قادیان سے شائع کیا)